بعد مدت تک مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن رہے۔ اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے وہ گوشہ نشین ہوگئے لیکن ذہنی وفکری طور پر آخری وقت تک احراری رہے۔ اُن کی وفات سے برصغیر کی سوسالہ تاریخ کا ایک زریں باب بند ہوگیا۔

قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری، سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد، سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے مرحوم کی شاندار خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت کی دعا کی۔

قاری نورالحق قریشی (ایڈووکیٹ) مرحوم:

حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ کے فرزند نسبتی اور ممتاز قانون دان قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ ۱۱ر دسمبر ۲۰۰۵ء کو ملتان میں انتقال کر گئے۔ اُن کی عمر ۶۸ برس تھی۔ مرحوم ایک وضع دار، مخلص، دوست نواز اور مجلسی آدمی تھے۔ ہوش کی آنکھ کھولی تو گھر میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے جلیل القدر رفقاء کا تذکرہ سنا۔ فطری طور پر انہی سے متاثر ہوئے۔ پھر اکابرِ احرار کی زیارت اور تقاریر سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ نے اپنا فرزند نسبتی بنایا تو احرار سے فکری مناسبت وتعلق میں مزید اضافہ ہوا۔ حافظ قرآن اور خوش الحان قاری تھے۔ قرآن خوب یاد تھا۔ سفر وحضر میں تلاوت معمول تھا۔ ۱۹۶۶ء میں حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ سے متاثر ہوئے اور مجلس احرار اسلام میں شامل ہوگئے۔ لیکن ۱۹۶۹ء میں جمعیت علماء اسلام سے وابستہ ہوگئے اور مولانا مفتی محمود کی قیادت میں سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے۔ وہ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری اور مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ ۱۹۷۳ء میں ''متحدہ جمہوری محاذ'' (U.D.F.) کی تحریک سول نافرمانی میں قید ہوئے۔ پولیس نے بے پناہ تشدد کیا لیکن استقامت سے برداشت کیا اور پسپائی اختیار نہ کی۔ ۱۹۷۷ء کے عام انتخابات میں پاکستان قومی اتحاد (P.N.A.) کے ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کا الیکشن لڑے۔ قومی اتحاد ٹوٹا تو وہ بھی سیاست سے کنارہ کش ہوگئے۔ ڈسٹرکٹ بار ملتان کے صدر رہے۔ کچہری میں اُن کی سیٹ پر تاحیات ایک گہما گہمی رہی۔ مختلف سیاسی، سماجی اور دینی جماعتوں کے کارکن دن بھر آتے رہتے اور مختلف موضوعات پر گرما گرم بحثیں ہوتیں۔ جماعتِ اسلامی ملتان کے بزرگ رہنما ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ مرحوم (جن کا چند روز پہلے انتقال ہوا) اس مجلس کی جان اور صدر نشین ہوتے۔ غازی صاحب مرحوم بزرگ سیاسی کارکن تھے اور وسیع المطالعہ تھے۔ قاری صاحب مرحوم اکثر ان سے چھیڑ چھاڑ کرتے۔ ان کے انتقال کے صدمے کو بہت زیادہ محسوس کیا۔ ۱۱ر دسمبر کو حسبِ معمول تہجد کی نماز ادا کی۔ پھر نمازِ فجر کی ادائیگی کے لیے ایم ڈی اے چوک کی مسجد میں اپنے پوتے کو ساتھ لے کر آئے۔ نماز باجماعت ادا کی اور فوراً باآواز بلند دعائیں مانگنا شروع کر دیں۔ چند منٹوں میں ہی دعائیں مانگتے ہوئے اُن کی روح پرواز کر گئی۔

اللہ تعالیٰ نے اُن پر اپنا خاص فضل کیا اور انہیں حُسن خاتمہ کی نعمت سے نوازا۔ اسی روز شام کو نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے قدموں میں جلال باقری قبرستان میں آسودۂ خاک ہوئے۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ قاری احسان احمد اور قاری محمد اکرام ایڈووکیٹ۔ مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری اور تمام رہنماؤں اور کارکنوں نے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے قاری صاحب مرحوم کے لیے دعاءِ مغفرت کی ہے۔